







**جناب وزیر اعظم! پنجاب کے عوام آپ کے منتظر ہیں**

ہمارے حکمرانوں کا بھی آجکل وہی حال ہے جو کرناٹکی خونی فک کے دوران ہمارے تاجروں کا ہے۔ دوکانوں پر بڑے بڑے بلی الفاظ میں ”ماسک کے بغیر دوکان میں داخل ہونا سخت منع ہے“ کہ بوڑھے نصب ہیں جبکہ گاہک تو کیا موصوف خود بھی ماسک لگانے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ ایسے ہی معاملات ہمارے وزیر اعظم کے بھی ہیں کہ آرزو بڑھتی ہوئی مہنگائی اور مہنگائی کا موجب بننے والے ذخیروں امدوزوں کو نہ چھوڑنے کے بیان جاری کرتے ہیں لیکن وہی ذخیرہ امدوز خود ان کے آپس ڈیرے ڈالے رہتے ہیں۔ اور یوں انہیں پہلے ہی دکھوں اور غموں کی ستانی ہوئی عوام پر مہنگائی کے میزائل برسائے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ چینی کی کرناٹکی طرح بڑھتی ہوئی قیمتیں ہوں یا کھلی وائل سمیت ایشیا بضرورت، تمام چیزیں عوام کے لئے مشکل ترین بنادی گئی ہیں۔ بجلی، گیس اور پانی کے بلوں میں بے تحاشہ اضافہ کر کے لوگوں کو پھینکیں

مریض بنایا جا رہا ہے اور سبھی وجہ ہے کہ زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے لوگ جرم کی دنیا کے مسافر بننے جا رہے ہیں۔

پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے اقتدار میں آنے کے بعد جس فلاحی ریاست کا نعرہ مٹانہ بلند کیا تھا شاید وہ اس کی تاریخ سے مکمل طور پر واقف نہیں۔ امیر ریاست مدینہ جناب عمر فاروق کا یہ قول: ”اگر دریا فرات کے کنارے کوئی کتاب بھی بھوکا مر گیا تو عمر اس کا بوا بدہ ہوگا“ ریاست مدینہ کی ریاست اور اس کے باسیوں کے حقوق کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن آج کے دور میں جس ریاست مدینہ کا نعرہ لگا کر اقتدار حاصل کیا گیا، مدینہ تو دور کوٹنے کا منظر پیش کر رہی ہے۔ ابھی تک عوام کے لئے کوئی بھی ایسا کام شروع نہ کیا گیا ہے جو ان کی زندگی میں آسانی لائے۔ غریب عوام کے نام پر جس طرح سابقہ حکمرانوں نے اپنے پیٹ بھرے معلوم ہوتا ہے یہ لوگ بھی اسی شاہراہ کے مسافر بننے جا رہے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ لاہور کے پہلے میگا پراجیکٹ، نیا پاکستان اپارٹمنٹس میں دفتری رکاوٹیں آنے لگی ہیں۔ کنٹرولنگ ڈیپارٹمنٹ کی پری کوالیفیکیشن کے باوجود دستاویزات پر اعتراض لگا کر اس منصوبے کو سبب کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ پہلے ہی پاکستان کے عوام کے لئے شروع کئے جانے والے ایسے تمام منصوبے بند کر دیئے گئے ہیں۔

بالخصوص پنجاب میں بدانتظامی کی صورتحال اس قدر بدتر ہوتی جا رہی ہے کہ بھولوں کا شہر لاہور کوڑے دان میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ ہر جگہ کوڑے کے ڈھیر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب میں انتظامیہ نامی کوئی شے موجود نہیں ہے۔ سوشل میڈیا پر میٹنگز کی تصاویر اپلوڈ کرنے کے علاوہ بیوروکریٹ اور کچھ نہیں کر پار ہے۔ محکموں کے حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ محکمہ صحت پوری طرح تباہ ہو چکا ہے جس کا ثبوت لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈیل ہوئے مریضوں اور ان کے لواحقین ہیں۔ ہاں! البتہ جس کے ساتھ کسی مشیر یا وزیر کی سفارش ہے اس کے لئے ڈی ڈی ایم ایس پروڈوکول کو احکامات جاری کر دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے دوست آصف چوہدری جو محکمہ صحت کی ہیڈ دیکھتے ہیں کہ بقول حکومت اب تک کیسٹر کے مریضوں کے لئے علیحدہ سے کوئی ہسپتال قائم نہ کر سکی اور نہ ہی کسی ہسپتال کا سنگ بنیاد ہی رکھا گیا۔ مزید ظلم یہ ہے کہ 2014 سے ایک پروجیکٹ کے تحت کیسٹر بلڈ کیسٹر میں جہلا مریضوں کو جو صحت اودیات میسر آتی تھیں، اس پروجیکٹ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ جھسکتے حکمرانوں کو بھی معلوم ہے کہ کیسٹر کے مریضوں کی اودیات سب سے مہنگی اور اس کا علاج بھی سب سے مہنگا ہے۔ اور اس علاج کا غریب تو دور امیر آدمی بھی تصور نہیں کر سکتا۔ ریاست مدینہ کا نعرہ لگانے والی اس حکومت نے پورے پنجاب میں کیسٹر کے انتہائی غریب مریضوں کا علاج ہی بند کر دیا ہے۔ یہ تمام مریض جو سرکاری ہسپتالوں میں جا کر رہیں اپنی اودیات لے کر زندگی کی سانسیں چلاتے تھے، اب ان پر علاج و اودیات دونوں بند کر کے سر بازار انہیں مرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ جس کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شدت کرب میں جہلا مریضوں کو ایک وقت کی دوائی میسر نہ آئے تو اس کا کیا حال ہوتا ہے اور اگر اس صورتحال کو قابو نہ کیا گیا تو مجھے خدشہ ہے کہ خدا نخواستہ اس حال میں جہلا مریضوں کی ”آہ“ ریاست مدینہ کے جموں و جموں پر یادوں کو لے بیٹھے۔

ابھی بھی وقت ہے کہ وزیر اعظم بالخصوص پنجاب کے بدترین انتظامی معاملات پر ایکشن لیں اور مہنگائی، نا انصافی اور بدانتظامی مافیاز کے اتھوں ڈیل ہوتی پنجاب کی عوام کو کچھ ریلیف دینے کے لئے واقعی کوئی حقیقی اقدام اٹھائیں۔ جناب وزیر اعظم! پنجاب کی عوام آپ کی منتظر ہے۔

**صوبائی وزیر حاجی محمد خان طور اور تماخیل کی کارکردگی رپورٹ**

رپورٹ: اصغر خان اور تماخیل

صوبائی وزیر صنعت و تجارت حاجی محمد خان طور اور تماخیل بلوچستان عوامی پارٹی کے پلیٹ فارم سے ہماری اکثریت لے کر پانی بی 4 اور الائی سے صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور بعد میں صوبائی وزیر برائے صنعت و حرفت کے منصب پر فائز ہوئے۔ حاجی صاحب اس سے پہلے 2008 تا 2013 کے صوبائی حکومت کا بھی حصہ رہے اور بطور صوبائی وزیر یہود بادی کے منصب پر براہمان رہے۔ اور الائی کے سیاست کی بات کی جائے تو حاجی صاحب یہاں اپنے سیاسی حریفوں کے لیے ہر وقت ایک چیلنج بنے رہے ہیں جس کی بنیادی وجہ ان کی خاساری اور دھکی عوام کے لیے بھر پور خدمت کا جذبہ ہے۔ پہلے دور حکومت میں ان کی کارکردگی اتنی شاندار رہی کہ ان کے سیاسی مخالفین نے بھی ان کی تعریف کی۔ پچھلے دور حکومت میں حاجی صاحب کی اہم اور دور رس ترقیاتی کام سر انجام دیے جس میں اور الائی یونیورسٹی اور میڈیکل کالج کی تعمیر سر فہرست ہے۔ اس کے علاوہ ٹیکسٹائل بے روزگار افراد کو روزگار فراہم کیا گیا جس کی مثال ماہی میں نہیں ملتی۔ پچھلے دور حکومت کی طرح اس بار بھی حاجی صاحب کی کارکردگی شاندار رہی ہے۔ حاجی صاحب کو اور الائی کے عوام نے ہماری اکثریت سے آجلی مہر منتخب کیا۔ بلوچستان عوامی پارٹی کے منشور کو بحیثیت تک پہنچانے کے لیے حاجی محمد خان طور اور تماخیل دن رات کوشاں ہیں جس کی واضح مثال ذیل مختلف ترقیاتی کام ہیں جس کی وجہ سے کہا جاسکتا ہے کہ ان کی کارکردگی اس وقت صوبے میں مثالی ہے۔

**صحت:** سول ہسپتال اور الائی جو کہ ایک میچنگ ہسپتال ہے جہاں اب یہاں صوبے کے ماہی نازڈ اکثر اور الائی میڈیکل کالج میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ یہاں میچنگ ہسپتال میں مریضوں کا علاج کر رہے ہیں۔ اوپنی ڈی مکمل طور پر فعال ہے۔ آپریشن تھیٹر میں مختلف قسم کے آپریشنز ہو رہے ہیں۔ چار سرجنز اور نئے کے تین ڈاکٹرز بہر وقت موجود رہتے ہیں۔ کارڈیوکارڈیو میڈیکل کے امراض میں جہلا مریضوں کا علاج ہو رہا ہے۔ گائنی وارڈ میں خواتین مریضوں کو ماضی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا وہ اب مکمل طور فعال ہے۔ میچنگ ہسپتال کو تین عدد نئے ایوبیولنس فراہم کیے گئے ہیں جن میں ایک انتہائی جدید، بڑا اور تمام ضروریات کے لوگوں کے لیے ایک نعت ہے۔ سے آراستہ ایوبیولنس بھی شامل ہے۔ جس سے ایمرجنسی کے دوران لوگوں کو بروقت علاج ممکن ہوگا۔ اور الائی میں گردوں کے مریضوں کی تعداد زیادہ ہے اور ڈائیالیز کے لیے دوسرے شہروں کا رخ کرنا پڑتا تھا اب اللہ کے فضل سے اور الائی ہسپتال میں ڈائیالیز مشین نصب کر دی گئی ہے اور اب گردوں کے مریضوں کو دوسرے شہروں کا رخ نہیں کرنا پڑتا۔ ہسپتال میں بجلی

پانی: حوالے سے شہر میں اس وقت ایک منظم سر فہرست ہے۔ اس کے علاوہ ٹیکسٹائل ترتیب اور نیم کے ذریعے پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ شہر کے مختلف محلوں کو اپنے حساب سے پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ اس ترتیب سے شہری خوش ہیں کیوں کہ اب انہیں کسی تکلیف کے بغیر اپنے مقررہ دنوں میں پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ شہر کے مختلف علاقوں جیسے روڈلین، عربین، مولوی آقا محمد ایریا، ماڈل ٹاؤن، سکھر اور یارک آباد میں کرڈوں روپے کی مدد سے دائر سپلائی سکیم پر کام جلد شروع ہوگا اور کل ملا کر مختلف علاقوں میں 76 دائر سپلائی سکیموں پر کام جاری ہے جس سے عوام کو پینے کا صاف پانی میسر ہو سکے گا۔ اس کے علاوہ شہر کے لیے پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام میں 15 کرڈ روپہ رکھے گئے ہیں جو مختلف سیکٹرز میں خرچ ہوں گے۔

**تعلیم:** میڈیکل کالج کی منظوری کا سہرا صوبائی وزیر حاجی محمد خان اور تماخیل کے سر ہے جنہوں نے اپنے سابقہ دور حکومت میں اس کی منظوری کرائی اور اب یہ مکمل طور پر فعال ہے۔ یہاں میڈیکل کے سیکٹرز اور طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ میڈیکل کالج کی بدولت یہاں صوبے کے ممتاز پروفیسرز یہاں پڑھارہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہاں کے لوگوں کا علاج بھی کر رہے ہیں۔ جو کہ یہاں کے لوگوں کے لیے ایک نعت ہے۔ یہاں سالانہ 52 ڈاکٹرز فارغ التحصیل ہوں گے جو بعد میں میڈیکل کے شعبے میں صوبے کے عوام کی خدمت کریں گے۔ اس کے علاوہ میڈیکل کالج میں اور الائی کے مقامی افراد کو روزگار کے مواقع میسر آ رہے ہیں اور گزشتہ دنوں اور الائی کے تمام اقوام کے بے روزگار افراد کو بلا کسی تفریق اور رنگ و نسل کے 194 افراد کو روزگار فراہم کیا گیا۔

**اور الائی یونیورسٹی:**

اور الائی کی منظوری کا کریڈٹ بھی حاجی محمد خان طور اور تماخیل کو جاتا ہے جنہوں نے اس یونیورسٹی کی منظوری کرائی۔ جامعہ کے بننے سے پہلے یہاں کے تعلیم یافتہ نوجوان اعلیٰ تعلیم کے لیے دیگر بڑے شہروں کا رخ کرتے تھے لیکن اب انہیں اعلیٰ تعلیم کے مواقع گھر کی دہلیز پر میسر ہیں اور اب انہیں دوسرے شہروں کا رخ نہیں کرنا پڑ رہا۔ یہاں مختلف کاموں کی تعمیر میں شامل ہے اور تعلیم میں اعلیٰ تعلیم دی جا رہی ہے جب کہ ایم فل کی کامز کا اجراء بھی ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی کی وجہ سے ڈوب ڈویرن کے بے روزگار تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار کے شاندار مواقع میسر ہو رہے ہیں۔ انٹرا کالج: شعبہ تعلیم بلوچستان عوامی پارٹی کے منشور میں شامل ہے اور تعلیم کو اولین ترجیح حاصل ہے اس شعبے میں اور الائی کے مختلف علاقوں میں پانچ ایئر کالجز تعمیر ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے ان دور دراز علاقوں کے طلباء کو میٹرک کے بعد تعلیمی سلسلہ منقطع نہیں کرنا پڑے گا اور وہ انٹر تک تعلیم اپنے نزدیک علاقے میں ہی حاصل کر سکیں گے۔

**گرلز ریڈیو ٹیلی ویژن کالج:** اور الائی میں اپنی نوعیت کا پہلا گرلز ریڈیو ٹیلی ویژن کالج منظور ہو چکا ہے۔ یہ ایک اہم پراجیکٹ ہے جو کہ اور الائی کے لیے ایک اعزاز ہے۔ اس کالج کی تعمیر سے یہاں کے بچیوں کے لیے تعلیم کے معیاری تعلیم کے مواقع میسر ہوں گے اور ملک اور قوم کی ترقی میں لڑکوں کے برابر حصہ ڈال سکیں گی۔

**پرائمری سکولوں کی تعمیر:** اور الائی کے مختلف علاقوں میں پانچ پرائمری سکول تعمیر کیے گئے ہیں یہ سکول کھلی بریم، کھلی ڈی صافیاں، ماڈل ٹاؤن اور نیو پشچاکوٹ میں تعمیر کیے گئے ہیں۔ جس سے یہاں کے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

**زراعت:** اور الائی چونکہ ایک زرعی علاقہ ہے، یہاں کی اکثر آبادی کا معاشی دار و مدار زراعت پر ہے۔ اس اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف علاقوں میں زمینداروں کو 59 ٹالاب بنا کر حوالے کیا گیا ہے جس سے ان کی پانی کی سہولت میں مدد ملے گی اور زراعت کی ترقی میں ممکن ہوگی۔ اس کے علاوہ 103 ضرورت مند زمینداروں کو پائپ لائنز فراہم کیے گئے ہیں۔ درخت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ درخت نہ صرف ماحول کو خوش گوار رکھتے ہیں اور آکسیجن کی فراہمی ممکن ہوتی ہے بلکہ ان سے لے مختلف اقسام پر مشتمل 45 ہزار درخت زمینداروں میں تقسیم کیے گئے جس سے نہ صرف جنگلات کے رقبے میں اضافہ ہوگا بلکہ زمینداروں کی معاشی مدد بھی ممکن ہوگی۔ اسی طرح کاشتکاروں میں اب جدید طریقے رائج ہو رہے ہیں ان میں نٹل فارمنگ بھی شامل ہے جس سے نئی ایگری پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور پانی کی بھی بچت ہوتی ہے۔ اور الائی کاشتکاروں کو نٹل فارمنگ سے روشناس

**یہاں چند عرصہ قبل پاسپورٹ آفس نہیں تھا اور عوام کو پاسپورٹ جیسے اہم کام کے لیے ڈوب جانا پڑتا تھا۔ وزیر موصوف کی کوششوں سے پاسپورٹ آفس کا قیام عمل میں آیا اور عوام کا دیرینہ مطالبہ پورا ہوا۔**

یہاں چند عرصہ قبل پاسپورٹ آفس نہیں تھا اور عوام کو پاسپورٹ جیسے اہم کام کے لیے ڈوب جانا پڑتا تھا۔ وزیر موصوف کی کوششوں سے پاسپورٹ آفس کا قیام عمل میں آیا اور عوام کا دیرینہ مطالبہ پورا ہوا۔

**ضروری اور جدید سہولیات شامل ہیں۔ اس پارک کی تکمیل سے یہاں کے عوام کو سستی تفریح کے مواقع میسر ہوں گے جو کہ ایک صحت مند معاشرے کا انتہائی ضروری ہے۔**

**شہر کی خوبصورتی:** شہر کی خوبصورتی کے لیے کئی منصوبے زیر غور ہیں جن میں شہر کے تین مختلف داخلی اور خارجی راستوں پر خوبصورت گیٹ تعمیر ہوں گے جس سے شہر کے حسن میں اضافہ ہوگا۔ اس کے علاوہ شہر کی اکثر گلیوں میں فٹ پاتھ لگائے گئے ہیں۔

**سیورس:** سیورس کے میدان میں عملی کام کیا جا رہا ہے۔ سیورس سیکٹس 3 اور 13 روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے جا رہا ہے جس میں مختلف کھیلوں کے میدان شامل ہیں۔ اس وقت اور الائی کے علاقوں میٹرو، شہری، ناصر آباد، درگنی سرگڑھ اور شہر کے سات یونین کونسلوں میں سیورس مینوں کے لیے 74 کرڈ روپے کی مدد سے سیورس سنٹرز تعمیر ہو رہے ہیں۔ ان سیورس سنٹرز میں مختلف کھیلوں کے میدان شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سرکاری باغ میں فٹبال گراؤنڈ کی تعمیر بھی ہو رہی ہے جو عالمی معیار کے مطابق ہو رہی ہے۔ ان میدانوں کی تعمیر سے نوجوانوں کو مثبت سرگرمیوں میں شامل ہونے کے موقع ملے گا اور وہ منشیات جیسی لعنت سے دور ہوں گے۔ اس طرح ایک صحت مند معاشرے کے قیام ممکن ہوگا۔

**سیورس:** سیورس کے میدان میں عملی کام کیا جا رہا ہے۔ سیورس سیکٹس 3 اور 13 روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے جا رہا ہے جس میں مختلف کھیلوں کے میدان شامل ہیں۔ اس وقت اور الائی کے علاقوں میٹرو، شہری، ناصر آباد، درگنی سرگڑھ اور شہر کے سات یونین کونسلوں میں سیورس مینوں کے لیے 74 کرڈ روپے کی مدد سے سیورس سنٹرز تعمیر ہو رہے ہیں۔ ان سیورس سنٹرز میں مختلف کھیلوں کے میدان شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سرکاری باغ میں فٹبال گراؤنڈ کی تعمیر بھی ہو رہی ہے جو عالمی معیار کے مطابق ہو رہی ہے۔ ان میدانوں کی تعمیر سے نوجوانوں کو مثبت سرگرمیوں میں شامل ہونے کے موقع ملے گا اور وہ منشیات جیسی لعنت سے دور ہوں گے۔ اس طرح ایک صحت مند معاشرے کے قیام ممکن ہوگا۔

نامور شاعر و ادیب ملا فضل جو کہ 1200 جہری میں قائم چات مند میں پیدا ہوئے تھے۔ بلوچی زبان کا مشہور شاعر ملا فضل نے 1270ء میں مندرکران میں داغ اہل کو لبیک کہا ملا فضل اپنے جوانی شعر سے بلوچی میں بھوکتے ہیں وہ اپنے ایک حریف شاعر ملا ہمدان مرستانی ساکن کوواہ کرمان کو تائب کرتے ہیں۔ \* کابھور جام زری گور و گول و جامزی و رشتانی و پر گوزی درست انت افس میر چارگی \* کابھور قبیلہ۔ جام زہ قبیلہ۔ مری قبیلہ۔ گور قبیلہ۔ گول قبیلہ۔ جامزی قبیلہ۔ رشتانی قبیلہ۔ اور مند پش قبیلہ۔ سب کے

سب میر چارگی کی اقوام ہیں۔

آپ کی رائے اور تجزیوں کا خیر مقدم

سیاسی، سماجی، معاشی موضوعات کے مطلق

ذہنی تحریکوں، برسوں، سبیل میں جیسے ہم

انہیں اپنے اخبار کی زینت بنا سکیں گے۔

ایم ایڈ: imroz.ad@gmail.com

whatsapp: 03327971944

ادارہ امروز میڈیا گروپ میں چھپنے والے مضامین کا کام اور ترجمے کے تحریر کنندگان کا اپنا نظریہ ہو سکتا ہے اس سے ادارہ کا منہ نہیں ہونا ضروری نہیں

**(ایڈیٹر)**







